

42542 - کیا فقیر کو نقدی کی صورت میں زکاة دینے کی بجائے اسے سامان خرید کر دینا جائز

ہے؟

سوال

میرے مال کی زکاة میرے ذمہ ہے، تو کیا میں نقدی دینے کی بجائے اس زکاة کے مال سے غلہ، کپڑے وغیرہ خرید کر فقیر اور محتاج کو دے سکتا ہوں؟ کیونکہ اگر میں انہیں نقد رقم دیتا ہوں تو وہ غیر مفید یا گناہوں کا باعث بننے والی اشیاء میں صرف کر دیں۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اصل تو یہی ہے کہ جس مال میں زکاة واجب ہو اس مال میں سے زکاة لی جائے اور فقراء مساکین کو اسی طرح دے دی جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایک شخص کے ذمہ زکاة ہے، تو کیا اس کے لیے اپنے محتاج رشتہ داروں کو دینی جائز ہے، یا کہ وہ زکاة سے ان کے لیے کپڑے یا غلہ خرید لے؟

تو شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا جواب تھا:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، مستحقین کو زکاة دینی چاہئے، چاہے وہ عزیز واقارب ہی کیوں نہ ہوں بشرطیکہ وہ اسکی عیال داری و کفالت میں نہ آئیں، لیکن وہ انہیں رقم ہی ادا کرے، اور پھر وہ خود کسی دوسرے کو اپنی ضروریات کی اشیاء خریدنے کی اجازت دیں۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی (88 / 25)

دائمى فتوى كميثى سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا زکاة کے مال سے دینی کتب خرید کر تقسیم کرنی جائز ہیں؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" زکاة کے مال سے دینی کتب خرید کر تقسیم کرنی جائز نہیں، بلکہ زکاة کا مال بعینہ مستحقین کو ادا کیا جائے گا، زکاة کے مستحق افراد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ: زکاة تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے - التوبة / 60

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 47)

اور اگر زکاة کا مستحق شخص گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے، اور اس کے متعلق خدشہ ہو کہ وہ زکاة کا مال معصیت و نافرمانی میں صرف کرے گا تو ہم زکاة کا مال اسے دینگے جو اس کی کفالت کرتا ہو، یا پھر ہم مستحق سے مطالبہ کرینگے کہ وہ اپنی اشیائے ضرورت کی خریداری ہمارے ذمہ لگا دے، ہم خرید کے دے دینگے۔

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اگر کوئی فقیر و محتاج شخص سگرٹ نوشی میں مبتلا ہے تو زکاة اس کی بیوی کو دی جائیگی تا کہ وہ خود گھریلو ضروریات کی اشیاء خرید سکے ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اسے کہیں: ہمارے پاس زکاة ہے کیا آپ چاہتی ہیں کہ ہم آپ کے لیے ضروریات کی یہ اشیاء خرید دیں؟

اور اسکی بیوی سے ان اشیاء کی خریداری کیلئے ذمہ داری طلب کریں، تو اس طرح مقصد پورا، اور مانع - معصیت و نافرمانی میں معاونت - زائل ہو جائے گا، کیونکہ جس نے کسی شخص کو کچھ پیسے دیے جس سے وہ سگرٹ خریدے تو اس نے معصیت و نافرمانی میں اس کی معاونت کرتا ہے، اور جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے منع کیا ہے اس کا مرتکب ہوا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور تم معصیت و نافرمانی اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو .

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (17 / سوال نمبر: 262)

اور شیخ سے یہ بھی سوال کیا گیا:

اگر علم ہو کہ فقیر و محتاج خاندانوں کے لیے اشیاء کی خریداری بہتر ہے تو کیا ان کے لیے لباس اور دیگر سامان زکاة کی صورت میں دینا جائز ہے، یعنی اس بات کا خدشہ ہو کہ اگر انہیں نقد رقم دی گئی تو وہ یہ رقم ایسی اشیاء کی خریداری میں صرف کرینگے جن میں کوئی فائدہ نہیں ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور لوگوں کو اسکی ضرورت بھی ہے، کہ غریب گھرانے کے افراد کو اگر ہم نے نقد رقم دی تو خدشہ ہے کہ وہ ایسی اشیاء کی خریداری میں ضائع کرینگے جن کا کوئی فائدہ نہیں، اور اگر ہم ان کے لیے ان کی ضروریات کی اشیاء خرید کر ان کے سپرد کریں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اہل علم کے ہاں معروف یہی ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، یعنی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ نقد رقم دینے کی بجائے اپنی زکاة کی رقم کے ساتھ کچھ اشیاء خرید کر انہیں دے۔

علماء کا کہنا ہے کہ: فقیر اور محتاج کے لیے نقد رقم زیادہ مفید ہے، کیونکہ وہ نقد رقم جہاں چاہے صرف کر سکتا ہے، اور عین ممکن ہے کہ خریدی ہوئی اشیاء کی اسی ضرورت ہی نہ ہو، اور وہ انہیں کم قیمت پر فروخت کر دے۔

لیکن اسکا ایک حل ہے، چنانچہ اگر آپ کو خدشہ ہو کہ اگر آپ نے انکو زکاة کی رقم ادا کی تو وہ اسے اپنی ضروریات کے علاوہ کہیں اور صرف کرینگے تو آپ گھر کے سربراہ سے کہیں چاہے وہ والد ہو یا ماں یا بھائی یا چچا کہ: "میرے پاس زکاة ہے آپ کو کن کن اشیاء کی ضرورت ہے تا کہ میں وہ اشیاء خرید کر آپ کو بھیج دوں" اگر آپ یہ طریقہ اختیار کریں تو جائز ہے، اور زکاة بھی ضرورت کی جگہ میں صرف ہو جائے گی۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (18) سوال نمبر (643)

واللہ اعلم .